ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

جلد ۳ | قادیان دارالامن والامان ۷ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء | نمبر ۳۴

مکتوب حضرت امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی حضرت والاشان نواب صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ہذا والانامہ آنحضرت عین انتظار مین اس احقر عباد کو پہونچا خداوند کریم کے لطف واحسان کا کیا شکر ادا کیا جاوے جس نے اس ناچیز کی دعا کو قبول فرمایا الحمد للہ ثم الحمد للہ آن مخدوم کا منی آڈر بھی پہونچ گیا۔ جزاکم اللہ خیرا واحسن الیکم فی الدنیا والاخرۃ۔ آنمخدوم نے اپنے دلی اعتقاد سے بہت سی مدد فرمائی خدا تعالے آپ کو خوش وخورم رکھے اور آپ کی عمر اور عزت اور عافیت مین برکت اور ترقی بخشے۔

حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپکی توجہات کی مجھکو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسون کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آنمخدوم کا منی آڈر نہین پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھکو حالت کشفی مین دکھلایا گیا اور پھر آن مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا اس مین یہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آنمخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا میرے خیال مین یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشا رتین ہندوون اور بہت سے مسلمانون کو بھی بتلایا گیا از ان بعد آنمخدوم کا منی آڈر اور خط بھی آگیا سو حضرت خداوندکریم کا پیش از وقوع آپ کے نام اور آپ کے منی آڈر اور آپ کے خط اور آپ کے مافی الضمیر سے مطلع فرمایا اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت ارحم الراحمین کی آپ پر رحمت شامل ہے فالحمد للہ علی ذلک۔

آنمخدوم کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا اور آپ کا دلی اعتقاد اور ربط بھی بمقام دعا کا ہی ہو رہا ہے دلی محبت اور ربط کو دعا مین بہت کچھ دخل ہے اور جس سے دلی ربط اور توجہ ہو اگرچہ اُس کے حق مین کسی وقت دعا نہ کرین تب بھی اثر ہو جاتا ہے۔ مجھکو یاد ہے اور شاید عرصہ تین ماہ یا کچھ کم وبیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند نے ایک خط لکھکر مجھکو بھیجا کہ جو میرے امتحان تحصیلداری کا

دیا ہے اُس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جاوے اور بہت کچھ انکسار اور تذلل ظاہر کیا کہ ضرور دعا کریں مجھکو وہ خط پڑھ کر بجائے رحم کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دنیا کے بارہ میں کس قدر ہم اور غم ہے چنانچہ اس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت و کراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کرون اُس خط کو چاک کرتے ہی الہام ہوا کہ (پاس ہو جاویگا) اور وہ عجیب الہام بھی اکثر لوگون کو بتلایا گیا چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا

فالحمد للہ۔

سو خداوند کریم کی عالیشان درگاہ مین نازک آداب ہین جب کوئی عرض آداب کے مطابق صادر ہو جاتی ہے تو قبول ہو جاتی ہے اور ربط اور محبت اور اعتقاد کو ان معاملات مین بہت کچھ دخل ہے اور صاحب محبت اور ارادت کے بہت سے ایسے آفات اور مکروہات بباعث عین محبت دور کیے جاتے ہین کہ ان کی اسکو خبر بھی نہین ہوتی۔ فقط

۱۱ر مئی ۱۸۸۴ء مطابق ۱۴ر رجب ۱۳۰۱ ہجری

وَلَہٗ

عَلَیْہِ السَّلَام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہٗ۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔**

بعد ہذا آپ نے جو اس عنایت نامہ مرقومہ ۲۹ر فروری ۱۸۸۴ء مین ایک سوال تحریر فرمایا تھا آج تک مینے بباعث ملالت طبع اُس کی طرف توجہ نہین کی اور اب بھی بباعث ضعف دماغ و دورِ سر طبیعت حاضر نہین ہے

لیکن جو آنمخدوم کا وہ خط دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ سوال صرف ایک نزاع لفظی ہے کیونکہ جس مرتبہ توحید کو آنمخدوم ابتدائی مرتبہ تصور فرماتے ہین وہ مرتبہ اس عاجز کے نزدیک ان معنون کر کے انتہائی مرتبہ توحید کا ہے کہ وہ سیر اولیاء کا منتہا اور آخری حد ہے جس سے فناء اتم کا چشمہ جوش مارتا ہے اگرچہ دریائے احدیت بے نہایت ہے لیکن جس کمال توحید کو انسان اپنے مجاہدہ سے اپنی کوشش سے اپنے تزکیہ نفس سے اپنے سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہین تک ہے۔ پھر بعد اس کے محض تفضلات الٰہیہ اور مواہب لدنیہ ہین جن تک کوششون کو راہ نہین ساری کوششین اور محنتین صرف اس حد تک ہین کہ انسان اپنے اور تمام خلق کو ہیچ اور لاشئے محض سمجھکر اور اپنی ہوا اور ارادہ سے باہر ہو کر بکلی خدا کے لیے ہو جاوے اور اپنی ناچیز ہستی لبشہود ہستی حقیقی حضرت باری تعالے کے نابود اور معدوم دکھائی دے اور جیسا فی الواقع انسان معہ وجود حضرت قادر مطلق کے ہیچ اور ناچیز ہے ایسی ہی حالت پیدا ہو جائے گویا اب بھی وہ نیست ہے جیسا پہلے نیست تھا سو یہ مرتبہ عبودیت کی آخری حد ہے اور یہی اس توحید کا انتہائی مقام ہے کہ جو سعی اور کوشش اور سیر و سلوک سے حاصل کرنا چاہیے یہ سچ ہے کہ بعد اس کے مرتبہ سیر فی اللہ ہے لیکن اس مرتبہ کے حصول کے لئے کوششون کو دخل نہین بلکہ یہ محض بطریق فضل اور موہبت کے حاصل ہوتا ہے اور کوششین صرف اسی مرتبہ فنا تک ختم ہو جاتی ہین کہ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے مثلاً ایک شخص کئی منزلین طے کر کے بادشاہ کے ملنے کے لئے آیا ہے اور جس قدر راہ مین موانع تھے سب سے خلاصی پاکر بادشاہ کے خیمہ تک پہنچ گیا ہے اب خیمہ مین داخل کرنا اور بارگاہ مین دخل دینا یہ خاص بادشاہ کا کام ہے کہ جو ایک خاص اجازت بادشاہ ہی پر موقوف ہے ناچیز بندہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو اپنی بشری طاقتون کے ذریعہ سے اور اپنے اختیار سے خود بخود بلا اجازت بارگاہ مین داخل ہو جاوے۔

اور اب بباعث ضعف زیادہ لکھ نہین سکتا۔

آپ نے جو کئی شعرون کے معنی دریافت فرمائے ہین وہ کسی اور وقت اگر خدائے چاہا تحریر کرون گا اور امرتسر سے واپس آ گیا ہون اور واپس اگر میر علی مراد صاحب کا خط ملا سوائی کی نسبت اور آنمخدوم کے لخت جگر کی نسبت دعا خیر کر کے حوالہ بخدا کرتا ہون جب طبیعت رو بصحت ہو گی انشاءاللہ تعالے بشرط یاد آنمخدوم کے سوال یعنی اشعار کے معنون کی بابت لکھا جائیگا۔

۱۱ر مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۰۱ ہجری

اسلام

اور غیر مذاہب والون سے محبت

واضح ہو کہ یہ تمام ناقص اور ادھوری انجیل کی نحوستین ہین کہ عیسائی لوگ حق اور حقیقت سے دور جا پڑے ورنہ اگر ایک گہری نگاہ سے دیکھا جاوے کہ محبت کیا چیز ہے اور کس کس محل پر اس کو استعمال کرنا چاہیئے اور بغض کیا چیز ہے اور کن کن مقامات مین برتنا چاہیئے تو **فرقان کریم** کا سچا فلسفہ نہ صرف سمجھ ہی مین آتا ہے بلکہ روح کو اس سے معارف حقہ کی ایک کامل روشنی ملتی ہے۔

اب جاننا چاہیئے کہ محبت کوئی تصنع کا کام نہین بلکہ انسانی قوی

مین سے یہ بھی ایک قوت ہی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کرکے اس کی طرف کھنچ جاتا اور جیساکہ ہر ایک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہین یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہین کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جاتے اللہ تعالے فرماتا ہے اُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ یعنی انھون نے گوسالہ سے ایسی محبت کی کہ گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اُسے پی لیتا ہے یا کھا لیتا ہے اور اُس کے اخلاق اور اُس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جسقدر زیادہ محبت ہوتی ہے اُسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے یہان تک کہ اُسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہی یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اُس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالے کی ذات مین ہے پس جبکہ محبت کی حقیقت یہ ہے تو پھر کیونکر ایک سچی کتاب جو منجانب اللہ ہے اجازت دے سکتی ہے کہ تم شیطان سے وہ محبت کرو جو خدا سے کرنی چاہیے اور شیطان کے جانشینون سے وہ پیار کرو جو رحمٰن کے جانشینون سے کرنا چاہیے افسوس کہ پہلے تو انجیل کے باطل ہونے پر ہمارے پاس یہی ایک دلیل تھی کہ وہ ایک عاجز مشت خاک کو خدا بناتی ہے اب یہ دوسری دلایل بھی پیدا ہو گئین کہ اس کی دوسری تعلیمین بھی گندی ہین کیا یہ پاک تعلیم ہو سکتی ہے کہ شیطان سے ایسی ہی محبت کرو جیساکہ خدا سے۔ اور اگر یہ عذر کیا جاوے کہ یسوع کے مُنہ سے سہواً یہ باتین نکل گئین کیونکہ وہ الہیات علم

فلسفہ سے ناواقف تھا تو یہ عذر نکما اور فضول ہو گا کیونکہ اگر وہ ایسا ہی ناواقف تھا تو کیون اُس نے قوم کے مصلح ہونے کا دعوے کیا۔ کیا وہ بچہ تھا اُسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمایل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان مین فنا ہونے کے لیے بدل وجان ساعی ہو تا اپنے محبوب مین ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب مین فنا ہو جاتا ہے اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تصویر اُس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اُسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اُس مین ہو کر اور اُس کے رنگ مین رنگین ہو کر اور اُس کے ساتھ ہو کر لوگون پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اُس کی محبت مین کھو یا گیا ہے۔

محبت ایک عربی لفظ ہے اور معنی اس کے پُر ہو جانا ہے چنانچہ عرب مین یہ مثل مشہور ہے کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا تو کہتے ہین شَرِبَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَحَبَّبَتْ اور حب جو دانہ کو کہتے ہین وہ بھی اسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی کیفیت سے بھر گیا اور اسی بنا پر اِحباب سونے کو بھی کہتے ہین کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائے گا وہ اپنے وجود کو کھو دے گا گویا سو جائیگا اور اپنے وجود کی کچھ حس اس کو باقی نہین رہے گی پھر جب کہ محبت کی یہ حقیقت ہے تو ایسی انجیل جس کی یہ تعلیم ہے کہ شیطان سے بھی محبت کرو اور شیطانی گروہ سے بھی پیار کرو دوسرے لفظون مین اس کا ماحصل یہی نکلا کہ ان کی بدکاری مین تم بھی شریک ہو جاؤ خوب تعلیم ہے

ایسی تعلیم کیونکر خدا تعالے کی طرف سے ہو سکتی ہے بلکہ وہ تو انسان کو شیطان بنانا چاہتی ہے خدا انجیل کی اس تعلیم سے ہر ایک کو بچاوے۔

اگر یہ سوال ہو کہ جس حالت مین شیطان اور شیطانی رنگ و روپ والون سے محبت کرنا حرام ہے تو کس قسم کا خلق ان سے برتنا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے کا پاک کلام قرآن شریف یہ ہدایت کرتا ہے کہ اُن پر کمال درجہ کی شفقت چاہیے جیساکہ ایک رحیم دل آدمی جذامیون اور اندھون اور لولون اور لنگڑون وغیرہ دکھ والون پر شفقت کرتا ہے اور شفقت اور محبت مین یہ فرق ہے کہ محب اپنے محبوب کے تمام قول اور فعل کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور رغبت رکھتا ہے کہ ایسے حالات اُس مین بھی پیدا ہو جائین مگر مشفق شخص مشفق علیہ کے حالات بنظر خوف و عبرت دیکھتا ہے اور اندیشہ کرتا ہے کہ شاید وہ شخص اس تباہ حال مین ہلاک نہ ہو جاوے اور حقیقی مشفق کی یہ علامت ہے کہ وہ شخص مشفق علیہ سے ہمیشہ نرمی سے پیش نہین آتا بلکہ اس کی نسبت محل اور موقع کے مناسب حال کارروائی کرتا ہے اور کبھی نرمی اور کبھی درشتی سے پیش آتا ہے بعض وقت اُس کو شربت پلاتا ہے اور بعض اوقات ایک صادق ڈاکٹر کی طرح اس کا ہاتھ یا پیر کاٹنے مین اُس کی زندگی دیکھتا ہے اور بعض اوقات اُس کے کسی عضو کو چیرتا ہے اور بعض اوقات مرہم لگاتا ہے۔ اگر تم ایک دن ایک بڑے شفا خانہ مین جہان صدہا بیمار اور ہر یک قسم کے مریض آتے ہون بیٹھکر ایک حاذق تجربہ کار ڈاکٹر کی کارروائیون کو مشاہدہ کرو تو امید ہے کہ مشفق کے معنی تمھاری سمجھ مین آجائین گے سو تعلیم قرآنی ہمین یہی سبق دیتی ہے کہ نیکون اور ابرار

ذیل

اخیار سے محبت کرو اور فاسقون اور
کافرون پر شفقت کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
یعنی اس کا رسول نبی ایسا مشفق ہے
جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا
اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم
ان بلاؤن سے نجات پاجاؤ پھر فرمایا
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا
يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ یعنی کیا تو اس
غم سے ہلاک ہو جائیگا کہ یہ لوگ
کیون ایمان نہین لاتے مطلب یہ ہے
کہ تیری شفقت اس حد تک پہنچ گئی
ہے کہ تو اُن کے غم مین ہلاک ہونے
کے قریب ہے اور پھر ایک مقام
مین فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ یعنی مومن وہی ہین
جو ایک دوسرے کو صبر اور مرحمت
کی نصیحت کرتے ہین یعنی یہ کہتے ہین
کہ شدائد پر صبر کرو اور خدا کے بندون
پر شفقت کرو اس جگہ بھی مرحمت سے
مراد شفقت ہے کیونکہ مرحمت کا لفظ
زبان عرب مین شفقت کے معنون پر
مستعمل ہوتا ہے قرآنی تعلیم کا اصل مطلب
یہ ہے کہ محبت جس کی حقیقت محبوب
کے رنگ رنگین ہو جانا ہے بجز خدا
تعالیٰ اور صلحاء کے اور کسی سے
جائز نہین بلکہ سخت حرام ہے جیسا کہ
فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ
حُبًّا لِّلَّهِ اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ
أَوْلِيَاءَ اور پھر دوسرے مقام مین
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ یعنی
یہود اور نصاریٰ سے محبت مت کرو
اور ہر ایک شخص جو صالح نہین اس سے
محبت مت کرو ان آیتون کو پڑھکر
نادان عیسائی دھوکا کھاتے ہین کہ
مسلمانون کو حکم ہے کہ عیسائی وغیرہ
بیدین فرقون سے محبت نہ کرین۔
لیکن نہین سوچتے کہ ہر ایک لفظ اپنے
محل پر استعمال ہوتا ہے جس چیز کا نام
محبت ہے وہ فاسقون اور کافرون سے

اُسی صورت مین بجا لانا متصور ہے
کہ جب اُن کے کفر اور فسق سے
کچھ حصہ لے لے وہ نہایت سخت
جاہل وہ شخص ہو گا جس نے یہ
تعلیم دی کہ اپنے دین کے دشمنون
سے بھی پیار کرو ہم بار ہا لکھ چکے ہین
کہ پیار اور محبت اسی کا نام ہے کہ
اُس شخص کے قول اور فعل اور عادت
اور خلق اور مذہب کو رضا کے
رنگ مین دیکھین اور اُس پر خوش
ہون اور اُس کا اثر اپنے دل پر
ڈال لین اور ایسا ہونا مومن سے
کافر کی نسبت ہرگز ممکن نہین۔ہان
مومن کافر پر شفقت کرے گا اور
تمام دقایق ہمدردی بجا لائے گا
اور اُس کی جسمانی اور روحانی
بیماریون کا غمگسار ہو گا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ
بغیر لحاظ مذہب ملت کے تم لوگون
سے ہمدردی کرو بھوکون کو کھلاؤ
غلامون کو آزاد کرو قرضدارون
کے قرض ادا کرو اور زیر بارون
کے بار اُٹھاؤ اور بنی نوع سے
ہمدردی کا حق ادا کرو اور فرماتا ہے
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ یعنی خدا تعالیٰ
تمہین حکم دیتا ہے کہ عدل کرو اور
عدل سے بڑھکر یہ کہ احسان کرو
جیسے بچہ سے اُس کی والدہ یا کوئی
اور شخص محض قرابت کے جوش سے
کسی کی ہمدردی کرتا ہے اور پھر
فرماتا ہے لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ
يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ
وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ یعنی نصاریٰ وغیرہ
سے جو خدا نے محبت کرنے
کی ممانعت فرمائی تو اس سے یہ نہ سمجھو
کہ وہ نیکی اور احسان اور ہمدردی
کرنے سے تمہین منع کرتا ہے نہین
بلکہ جن لوگون نے تمہارے قتل
کرنے کے لئے لڑائیان نہین کین

اور تمہین تمہارے وطنون سے
نہین نکالا وہ اگرچہ عیسائی ہون یا
یہودی ہون بے شک اُن پر احسان
کرو اُن سے ہمدردی کرو انصاف
کرو کہ خدا ایسے لوگون سے پیار کرتا
ہے اور پھر فرماتا ہے إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ
اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ
وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا
عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن
يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
یعنی خدا نے جو تمہین ہمدردی اور
دوستی سے منع کیا ہے تو صرف
اُن لوگون کی نسبت جنھون نے
دینی لڑائیان تم سے کین اور تمہین
تمہارے وطنون سے نکالا اور بس
نہ کیا جب تک باہم مل کر تمہین نکال
نہ دیا سو اُن کی دوستی حرام ہے کیونکہ
یہ دین کو مٹانا چاہتے ہین اس جگہ
یاد رکھنے کے لایق ایک نکتہ ہے
اور وہ یہ ہے کہ تَوَلِّی ✽ عربی
زبان مین دوستی کو کہتے ہین جس کا
دوسرا نام مودت ہے اور اصل
حقیقت دوستی اور مودت کی خیرخواہی
اور ہمدردی ہے سو مومن نصاریٰ
اور یہود سے اور ہنود سے دوستی
اور ہمدردی اور خیرخواہی کر سکتا ہے
احسان کر سکتا ہے مگر ان سے محبت
نہین کر سکتا۔ یہ ایک باریک فرق
ہے اس کو خوب یاد رکھو۔

(حضرت اقدس امام الزمان)

مسئلہ تصویر

حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے فوٹو کی متعلق بعض دوستون نے
کئی قسم کے سوال کئے ہین اور اس
مسئلہ کی تحقیقات کی [illegible]
[illegible]
مولوی محمد [illegible] صاحب سیالکوٹی
نے جس طرز اور اسلوب پر اس مسئلہ کو

✽ نوٹ تولّی کی تا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تولی مین ایک تکلف ہے جو مغایرت پر دلالت کرتا ہے مگر محبت مین ایک ایسی مغایرت باقی نہین رہتی [illegible]

اپنی چٹھی نمبر ۵ مطبوعہ الحکم مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء مین حل کیا ہے ہمارے خیال مین اس سے بہتر ممکن نہین ہے۔ مولانا صاحب کا یہ طرز ایک بصیرۃ اور ایمانی قوت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اگر ہمارا ایمان اس قسم کا نہین تو بے شک ٹھوکر اور خطرہ کا اندیشہ ہے کیونکہ اس حکم عدل کا ایک فعل ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ٹھیرایا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا گو اس کے بعد کسی اور مضمون کی اس مسئلہ پر ضرورت نہ تھی تاہم ہم ذیل مین ایک اور مضمون درج کرتے ہین جو ہمارے محترم بھائی

منشی عبد العزیز دہلوی نے

کرزن گزٹ مین چھپوایا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ کتب سابقہ کی تعلیم مختص الزمان اور مختص المکان تھی اور اس بات کا حق صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس کے تمام عالمگیر اصول کل دنیا کے واسطے اور ہر زمانہ کے لئے قواعد فطرت انسانی کے موافق نہایت موزون اور مناسب ثابت ہوئے ہین اور کوئی ایک اسلامی مسئلہ بھی ایسا نہین مل سکتا ہے جو گوش خوش کن ابلہ فریب ڈھکوسلون کی طرح محض خیالی ہون اور ان پر عمل درآمد کرنے کی کبھی کسی نے کوشش ہی کی ہو اگر کتب سابقہ کی تعلیم پر کسی کو پورا عمل درآمد ہو تو سبت کے دن ریل محکمہ ڈاک خانہ اور تار برقی اور بعض دیگر کارخانجات کا کام بند کر دینے سے تمام کارخانہ درہم برہم ہو جاتا ہے لیکن الحمد للہ کہ ہمارے پیارے مذہب اسلام مین کوئی ایک بھی ایسا مسئلہ نہین ہے جس کی وقعت ایک تصور یا خیال کے برابر ہو۔ اور جس پر عمل درآمد ہونے سے تمام کارخانہ عالم درہم برہم ہو جاتا ہو۔ وہ لوگ جنھون نے اپنے ہر ایک خلاف فطرت خیالات کے اثبات

اور تصدیق کا ٹھیکہ لے رکھا ہے خواہ کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی ان خیالات کی پابندی نہ کی ہو وہ میرے مخاطب نہین ہین البتہ محققانہ طبیعتون کے واجب التعظیم خیالات کی ہماری نگاہ مین وقعت ہے اس لئے ہم جواز و حرمت تصویر کی بابت مختصر الفاظ مین اپنے خیالات ظاہر کرتے ہین تصویر کی حرمت کی بابت پہلے بھی بہت کچھ بحثین ہو چکی ہین لیکن افسوس ہے کہ ان پر مجموعی نگاہ ڈالنے سے جواز یا عدم جواز کی بابت کوئی قطعی رائے قائم نہین ہو سکتی ہے اس لئے ہم فی الحال چند مختصر نوٹ کرزن گزٹ کے ناظرین کی واسطے پیش کرتے ہین اور آیندہ انشاء اللہ تعالی تمام حدیثون اور اقوال کو یکجا جمع کر کے اس مسئلہ پر مفصل بحث کرین گے۔

حرمت تصویر کی بابت کلام الٰہی مین تو کہین بھی ذکر نہین ہوا ہے اب رہین احادیث سو اکثر احادیث پر عمیق نگاہ ڈالنے سے یہ ضرور پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کپڑونکو جنپر تصویرین ہوتی تھین بعض صحابی کے گھر مین دیکھنے سے ناراضگی ظاہر فرمائی ہے لیکن یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی ان کپڑون کو بالکل ضائع کر دینے کے واسطے ارشاد فرمایا ہو بلکہ ان کپڑون کو پھاڑ کر تکیہ وغیرہ بنانے کا حکم دینے سے تو اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ تصویر کا گھر مین رکھنا قطعی حرام تو نہین ہے کیونکہ اگر قطعی حرام ہوتا تو ضرور ان کپڑون یا جنپر تصویرین ہوتی تھین قطعاً ضائع کر دیا جاتا ان کے علاوہ بعض احادیث ایسی بیان کی جاتی ہین کہ جس کے گھر مین تصویر ہوتی ہے وہان رحمت کے فرشتہ کا دخل نہین ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کی احادیث واقعی صحیح ہین تو بھی ان سے تصویر کی حرمت ثابت نہین ہو سکتی ہے کیونکہ اول تو اس بات کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تصویر سے کیا تھی ہم کہتے ہین کہ ضرور

اس موقعہ پر تصویر سے مراد بت تھے ورنہ جب آپ جانتے تھے کہ محض تصویرون کے گھر مین رہنے سے رحمت کے فرشتہ کا گذر ہونا بند ہو جاتا ہے تو آپ تصویرون وار کپڑون کے تکیہ اور فرش بنانے کی بابت ہرگز ارشاد نہ فرماتے بلکہ انکو جلا کر ضائع کر دینے کا حکم فرماتے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ جو لوگ تصویرون کے گھر مین رکھنے سے رحمت کے فرشتہ کی آمد و رفت بند ہو جانے کا عقیدہ رکھتے ہین آیا انھون نے کبھی اپنے خیالات کے موافق کار بند ہونے کی کوشش کی یا نہین۔ سو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ نہین اور ہرگز نہین ان کی مثال بعینہ ایسی ہے کہ مچھر کو چھانتے اور اونٹ کو نگل جاتے ہین۔ یہ سخت حماقت بلکہ بے شرمی کی بات ہے کہ اپنی خود غرضی اور تن آسانی کے واسطے سرکاری سکہ کو جس پر تصویر موجود ہے کئی کئی قفلون مین بند کر کے رکھا جاوے بلکہ کمینہ طور پر بھی اگر یہ تصویرین ہاتھ آ سکتی ہون تو ان کے حاصل کرنے سے دریغ نکیا جاوے اور ان کی وقعت دل مین اس درجہ قایم کر لی جاوے کہ خدا پر بھروسا کرنے کی بہ نسبت اس پر حد درجہ جان فدا کی جاوے لیکن معمولی تصویرون کی بابت ایسی شد و مد سے بحث کی جاوے ہماری رائے مین ان سکون سے بڑھ کر اور کونسی تصویرین ہو سکتی ہین جن کی وجہ سے انسان خداوند کریم کی طرف سے از حد غافل ہو جاتا ہے بلکہ اور تصویرون کی تو اس زمانہ مین جس قدر بے قدری ہوئی ہے شاید ہی کسی زمانہ مین ایسی ہوئی ہو گی۔ البتہ ان تانبے چاندی اور سونے کی تصویرون نے جس قدر دنیا کو قبلۂ حاجات کی طرف سے دور اور مہجور کرنے مین کامیابی حاصل کی ہے اگر اس پر ان تصویرون والے خیالی احکام کو چسپان کرنے کی کوشش کی جاوے تو شاید بیجا نہ ہو گا لیکن ہم کو کوئی شخص ایسا نہین دکھائی

دیتا ہے جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی ہو کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ ایسے ناقابل عمل احکام اسلام کی تعلیم میں ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص تصویر کے گھر میں نہ رکھنے کی بابت اس درجہ کا زاہد ہو کہ وہ شیشہ بھی دیکھنا چھوڑ دے کیونکہ اس میں خود اپنی ہی تصویر کھینچی کھنچائی سامنے موجود ہو جاتی ہے بلکہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ خواہ کوئی اس مسئلہ پر اس درجہ پر کاربند ہو جاوے کہ ہر وقت اپنی آنکھیں بند رکھنے لگے کیونکہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ دونوں آنکھوں میں جو کچھ سامنے موجود ہوتا ہے اس کا عکس پڑنے سے ہر وقت آنکھوں میں وہ تصویریں کھنچی ہوئی ہیں لیکن کوئی ذی شعور باور نہیں کر سکتا ہے کہ ان سے احکام اسلام کچھ بھی تعلق رکھتے ہوں یہ سخت غلطی ہے کہ کسی مسئلہ میں اپنے خیالات کی پابندی سے حد درجہ تجاوز کر جاوے۔ جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں ہم کو تصویر کی حرمت کی بابت کوئی قطعی حکم نہیں ملتا ہے علاوہ ازیں اس قسم کے حکم پر عمل درآمد کرنا ہونا امر محال ہے دیگر حکم اوپر بیان کر چکے ہیں اور ایسے ناقابل عمل اضافات سے اسلام کو کچھ تعلق نہیں ہے

([illegible])

غض بصر

مندرجہ بالا مضمون پر ہمارے محسن مخدوم مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ایک مختصر سا خطبہ یکم ستمبر ۱۸۹۹ء کو پڑھا تھا۔ ہم اس مضمون کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن کریم کا یہ عام اصول ہے کہ وہ مبادی گناہ تک سے روکتا ہے جو تقوی اللہ کی باریک سے باریک راہ ہے۔ آنکھ کا بے محل اٹھنا بہت سی خرابیوں کا موجب ہوا ہے اس لئے قرآن کریم نے غض بصر یعنی نیچی نگاہ رکھنے کی تعلیم دی چنانچہ فرمایا

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون

یعنی مومنوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ نہایت پسندیدہ بات ہے بے شک اللہ ان تمام باتوں سے آگاہ ہے جو کرتے ہیں

اس آیت کو اللہ تعالے نے باہمی معاملات اور اصول تمدن کی تعلیم دیتے ہوئے سورہ نور میں فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حکم کے نیچے ایک عظیم الشان نور موجود ہے اور عدم تعمیل سے ایک خوفناک اندھیرا قلب پر چھا جاتا ہے جو آخر دل دماغ سب کو تباہ کر کے انسان کو تاریکی کا فرزند بنا دیتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ قرآن کریم باریک سے باریک مبادی گناہ سے بچنے کی ہدایت فرماتا ہے اس مقام پر بھی قرآن کریم کی پہلی آیتوں پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ اول ان موٹی موٹی باتوں کی ہدایت کی ہے جو انسان کو شرمناک گناہ حرامکاری سے روکتی ہیں اور پھر سلسلہ وار ذکر کرتے کرتے **غض البصر** کی ہدایت فرمائی ہے۔

بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ ان سے بچنے میں کسی نہ کسی قسم کی ریا کو دخل ہوتا ہے یا کم از کم ہو سکتا ہے مثلاً اگر شراب پینے سے بچتا ہے تو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ لوگ شرابی سمجھ کر نکو نہ بنائیں یا جھوٹ سے احتراز کرتا ہے تو بے اعتبار نہ بننے کے خیال سے مگر غض بصر کا ایک حکم ایک ایسا حکم ہے کہ اس پر چلنے والا اور اس کی پابندی کرنے والا بالکل [illegible] اور خدا تعالے ہی کے لئے اس کی تعمیل کرنے والا جوانمرد ہے۔ کیونکہ آنکھ کی چوری ایک ایسی چوری ہے کہ انسان نامحرم کو دیکھ بھی سکتا ہے اور کوئی آگاہ بھی نہیں ہو سکتا وہ بڑا فسق یعنی زنا اگر اس کی تاریخ پر غور کرو۔ اور ان ہزاروں لاکھوں آباد شہروں پر نظر کرو جو اس زنا کی وجہ سے تباہ ہو کر کھنڈرات بن گئے۔

ہاں جس بدکاری کی وجہ سے زمین کانپتی اور کوشش کرتی ہے کہ زانی کو نگل دے۔ جس نے ہزارہا قوموں کے نام نشان مٹا دئے اس کی علت موجبہ آنکھ ہی کی چوری ہے۔ پہلے آنکھ کسی نامحرم کو تاڑتی ہے پھر زبان اس کے متعلق حالات دریافت کرتی ہے اور کان سنتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ زنا تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس دیکھو قرآن کریم نے اس اصل مرض سے بچنے کے لئے اول ہدایت کی کہ تم اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔ چونکہ یہ حکم **قل للمؤمنین** سے شروع ہوا تو معلوم ہوا کہ ایمان کے لئے غض بصر ایک لازم شئے ہے اگر ہم غض بصر کی پرواہ نہیں کرتے اور آنکھ کو ہر محرم و نامحرم جگہ پر کھلا اور آزاد چھوڑتے ہیں تو یاد رکھو کہ یہی نہیں کہ ہم ایک بربادی اور تباہی کے لئے سامان بنا رہے ہیں بلکہ ایمان کو ہاتھ سے دے رہے ہیں اسی لئے ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔

بے شک یہ امر واقعی ہے کیونکہ ارتکاب زنا تک تو بہت سی بے ایمانیوں کا ارتکاب کر چکا۔ ایک بدی دوسری بدی کا نتیجہ اور تیسری کی علت ہوتی ہے۔ یوں یہ یوں میں ترقی ہوتی ہے اور ایمان زائل ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے آمین)

اس امر کو اور بھی واضح کرنے کے لیے فرمایا ویحفظوا فروجھم اور اپنے شرم گاہوں کو محفوظ رکھیں۔ ترتیب قرآن کریم پر غور کرو۔ اوّل غض بصر کا حکم دیا۔ پھر حفاظت فروج کی ہدایت فرمائی۔

چونکہ انسان کے وہ تمام سوراخ جو حواس کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کان۔ ناک۔ دہن۔ وغیرہ ان سب کا عمل نظر کے بعد شروع ہوتا ہے اس لیے اس ہدایت کو غض بصر کے بعد میں رکھا۔ اس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ غض بصر اگر کریں گے تو حفاظت فروج کی توفیق ضرور ملے گی۔

اور ایک اور نصیحت اور پاک ہدایت بھی یحفظوا فروجھم میں مرکوز ہے کہ غض بصر تو کر دے اس سے کہیں یہ سمجھ لو کہ منہ سے ناپاک باتیں کریں یا کانوں سے گندی اور ناپاک باتیں سنیں اس میں کوئی گناہ نہیں۔ نہیں نہیں ایسا بھی مت کرو۔ بلکہ ہمارے اپنے خیال میں ناپاک اور مخرب اخلاق فسانوں اور ناولوں کا پڑھنا بھی اس حکم کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

تو غرض یہ ہے کہ زنا اور بدکاری کے تمام مبادی سے اللہ کریم نے انسان کو بچنے کی ہدایت فرمائی ہے اور پھر اس کا نتیجہ بھی بتلایا کہ ذٰلک ازکٰی لھم یہ تمہارے لیے بہت ہی پسندیدہ بات ہے۔ تزکیہ قلب اور تصفیہ روح کے لیے یہ بہترین نسخہ ہے خدا قدوس اور پاک خدا ہے وہ پاکیزگی چاہتا ہے اور پاکیزگی کے لیے یہ راہ ہے۔

اس وقت ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ زنا کی برائیوں پر کوئی مضمون لکھیں کیونکہ یہ ایک مسلّم برائی ہے خود زانی اور حرامکار اس کو برا سمجھتے ہیں۔ اس کے نتائج ایسے بدیہی ہیں کہ ان پر بھی کسی بحث کی ضرورت نہیں نہ جسمانی صحت درست رہ سکتی ہے نہ روحانی حالت ٹھیک ہو سکتی ہے آتشک اور جذام کا مریض ہو کر دنیا سے دور اور دنیا کا ملعون۔ اور حدود اللہ کے توڑنے کی وجہ سے خدا سے دور اور ملعون ہو جاتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لیے شفابخش نسخہ اگر کوئی ہے تو یہی غض بصر ہے۔

پھر غض بصر کو شاید کوئی مشکل امر اور ناممکن بات خیال کرے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا علاج بتلایا کہ غض بصر کیونکر ہو سکتی ہے یاد رکھو انّ اللہ خبیر بما یصنعون۔ اللہ تعالیٰ ان تمہاری کرتوتوں سے واقف ہے جو وہ کرتے ہیں۔ یعنی جو کچھ اپنی زبانوں سے کہتے اور کانوں سے سنتے دل و دماغ سے سوچتے اور اعضا سے کام لیتے ہیں۔ خدا ان سے بےخبر نہیں۔

یہ ایک ایسا گر ہے کہ اگر انسان اس کو ہر وقت پیش نظر رکھے تو یقیناً یقیناً وہ نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق پا لے گا جب انسان کوئی کام کرے تو وہ سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی نظر سے یہ پوشیدہ اور مخفی ہے؟ اور جب مخفی نہیں تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ سوچے کہ کیا اس میں اس کی رضا اور اجازت ہے یا نہیں؟ اگر اجازت نہیں تو اس سے احتراز کرے اور اگر اس کی رضا کا ذریعہ ہو تو الی القدر کرے۔

الغرض خدا تعالیٰ نے مومنین کو غض بصر کی ہدایت کی جو ان کے لیے پاک اور بہترین نتائج کی مثمر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے پڑھنے والوں کو اس پاک ہدایت کی توفیق دے۔ آمین

کچھ اپنی نسبت

یہ امر ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں کہ جون ۱۸۹۹ء سے جب سے کہ اخبار کی ظاہری حالت میں ایک نمایاں تبدیلی ترقی کی صورت میں کی ہے سابق اور حال کے اخراجات میں دو اور تین کی نسبت ہو گئی ہے ہم کو خیال تھا کہ ہمارے ناظرین بجائے خود اس امر پر توجہ کریں گے لیکن ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بجز چند ایک دوستوں کے کسی نے اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا چنانچہ انہوں نے اخراجات کی بیشی پر لحاظ کر کے نہایت خوشی سے لکھا کہ اگر اخبار کی قیمت میں کچھ بیشی کر دی جائے تو مناسب ہے اور وہ دینے کو طیار ہیں۔ مگر ہم نے عام ناظرین کی حالت کا اندازہ کرنے کے لیے اس امر پر کوئی توجہ نہیں دلائی۔ اور پہلے یہ چاہا کہ ہم خود اس طرز پر اخبار کو چلا کر تو دیکھیں۔ سو الحمد للہ کہ چار مہینے سے الحکم نئی طرز پر شائع ہو رہا ہے اور خدا کے فضل سے دوسرا نمبر پہلے نمبر سے بہتر ہی ہوتا ہے۔

ہاں

بعض مشکلات اور دقتیں جو اس راہ میں ہیں اور خصوصاً ہماری راہ میں وہ بعض اوقات ہمارے شوقین ناظرین کو منتظر کر دیتی ہیں بے شک انکا حد سے بڑھا ہوا شوق انکو اس حالت تک پہنچا دیتا ہے لیکن اگر ہماری مشکلات کا جو یہاں ہو سکتی ہیں اندازہ بھی وہ کر لیں تو ممکن ہے کہ حد سے بڑھے ہوئے اضطراب تک وہ نہ پہونچیں۔ بہرحال یہ سب کو ماننا پڑے گا کہ اخبار کی حالت پہلے کی نسبت اچھی اور عمدہ ہے۔

مگر

اس کے قیام اور استقلال کے لئے ناظرین

کی توجہ کی ضرورت بدستور ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہمارے اس اپیل پر جو مارچ ۱۸۹۹ء میں شائع کی گئی تھی بہت کچھ توجہ ہو گی مگر بجز دو تین خطوں کے کسی نے اظہار ہمدردی بھی تو نہ کیا۔ البتہ افریقہ والے ہمارے دو تین احباب اس سے مستثنیٰ ہیں جنہوں نے مالی امداد دیکر ایک بوجھ سے سبکدوشی فرمائی۔ امید کی گئی تھی کہ اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم ہمارا زر واجب ہی دیکر ہماری مدد کی جائے گی لیکن اکثر دوستوں کی طرف سے ایسا سلوک ہوا ہے جو اُلٹے نقصان کا موجب ہوا ہے۔ بعض نے وی پی منگوا کر واپس کئے۔ بعض نے جنکو اطلاع دیکر وی پی بھیجا تھا۔ باوجودیکہ اول کوئی جواب نہیں دیا پھر رکھ کے عذر کر کے واپس کر دیا۔ بعض نے یہ کمال دکھایا کہ اخبار لیتے رہے جب قیمت طلب کی تو ہنہ تدارد کر گئے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے آدمی ہمارے احباب میں سے نہیں ہوں گے۔ ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ ان کے نام نامی کا اظہار کیا جاوے۔ بہر حال اس وقت تک ایک بہت بڑا حصہ بیباق نہیں ہوا۔ اور ابھی کوئی تین سو سے اوپر اخیر ۱۸۹۹ء تک خریداران موجودہ کے ذمہ ہے۔ اگر یہ روپیہ جلد وصول ہو جاوے تو اس میں سے اخراجات نکال کر پہلی زیرباریوں سے کسیقدر مخلصی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہمنے تجویز کی ہے کہ آئندہ تا وقتیکہ یہ لوگ بیباق نہ ہولیں۔ ہر ایک کے نام اُس کے بقایا حساب کے لئے جب چاہیں وی پی بھیجکر قیمت وصول کریں۔ اور اگر کسی کو کوئی عذر ہو تو وہ ہم کو اطلاع دے ورنہ پھر اس کا حق نہ ہوگا کہ ہم کو سخت کا نقصان پہنچاوے ۱۸۹۹ء تک کا حساب بیباق ہوجانا ضروری ہے۔ اس کے بعد آیندہ کے لئے جو مناسب ہوگا وہ ناظرین کے مشورہ سے ہوگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے دست و بازو ناظرین پوری توجہ فرمائینگے۔

ہمارے مخالف نئے بھیس میں

شعر

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش
من انداز قدت را می شناسم

لاہور سے خادم ہند نام ایک پندرہ روزہ چو ورقہ شائع ہوا ہے جس کی پاک اور ضروری خدمت شاید یہ قرار پائی ہے کہ وہ حق پرست راستباز بلکہ خواہ نوع انسان کی ذات پر ناپاک اور ناقابل شرم حملے کرے۔ اس کا ایک نمبر ہمارے پاس بھی پہنچا ہے جس میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود ادام اللہ برکاتہم پر ملا جعفر زٹلی نے ایک خواب کے پیرایہ میں حسب معمول نہایت کمینے حملے کئے ہیں ہم کو جعفر زٹلی کے مخاطب کرنے کی تو کچھ ضرورت نہیں ہے ہاں ملک کی حالت پر رحم آتا ہے کہ اگر اس کا مذاقی اور اخلاقی اور روحانی حالت بگڑی ہوئی نہیں تو کیوں ایسے رسالے یا اخبار اشاعت پاتے ہیں۔ بہرحال جبکہ مسٹر ڈوئی آج کل لاہور میں کمشنر ہیں (جنکے زمانہ ڈپٹی کمشنری گورداسپور میں وہ مشہور مقدمہ ہوا تھا جس میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بطور فریق ثانی تھے اور جس میں انہوں نے آیندہ کے لئے فریقین کو اپنے اور اپنے دوستوں کی سخت تحریروں کے شائع کرنے سے ہدایت کی تھی) تو کم از کم یہ اخبار اُن کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ اور گورنمنٹ کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ کس غرض سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ دوسرا موقعہ ہے ہم ایسی تحریروں کو پسند نہیں کرتے اور خصوصاً جبکہ ہمارے حضرت نے ان لوگوں کو مخاطب کرنے سے بھی عام اشتہار کے ذریعہ منع فرمایا ہے پس ہمارے مخالفوں کو کم از کم متانت اور تہذیب کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے اور گورنمنٹ کو ایسے لوگوں کا خیال رکھنا چاہئے جو ایسی تحریروں سے ایک جماعت کی دل آزاری کرتے ہیں۔

فہرست آمد چندہ مکان

چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ	۵
مفتی محمد صادق صاحب معرفت مولوی نور الدین صاحب	عہ
حکیم فضل الدین صاحب معرفت ”	عا
محمد صدیق صاحب نکہوان	ہر
امام الدین صاحب ”	ہر
خیر الدین صاحب ”	عہ
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ”	عہ
محمد یامین صاحب ازورتہ	عہ

قابل توجہ و تعمیل

تمام برادران جماعت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ چونکہ میں حضرت اقدس کی تصدیق میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں اور اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ لوگوں کے خوابوں اور الہاموں اور کشوف کو بھی درج کتاب کیا جاوے جنکی رو سے حضرت اقدس کو راستباز اور مہدی اور مسیح موعود سمجھ گئے ہیں۔ لہذا آپ قسم کھا کر سچ سچ لکھ کر میرے پاس قادیان میں بھیج دیں تاکہ ان کو بطور شہادت درج کیا جاوے

خاکسار مرزا خدا بخش

مرہم عیسیٰ

یہ بے نظیر مرہم فوراً مقام مرض پر اثر کرتی ہے۔ آج تک ایسی کوئی مرہم ایجاد نہیں ہوئی

معزز بھائیو!

کوئی تعجب کی بات نہیں مرہم عیسیٰ اسکو اس لئے کہتے ہیں کہ صلیب پر کھینچ جانے کے بعد جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بچ گئے تو ان کے صلیبی زخموں پر لگانے کے لئے الہام الٰہی کی بنا پر حواریوں نے اس کو طیار کیا تھا۔ اسی لئے اس کو مرہم حواریین بھی کہتے ہیں ٭

خدا کا فضل جو مرہم کے رنگ میں اُترا اس مقدس بشر (مسیح) کے زخموں کے چنگا کرنے میں معجزہ ثابت ہوا۔ ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا اور اس کی مسیحائی تاثیرات اور وجہ تسمیہ کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ حکماء یورپ بھی اس کے اعجازی خواص کے قائل ہیں۔

ہم نے بکمال محنت و احتیاط سے اسکے بیش قیمت اجزا ممالک غیر سے منگائے ہیں خالص یقینی صحیح اور آلایش سے پاک مرہم خاص ترکیب کے ساتھ ہم ہی طیار کرتے ہیں۔

کارخانہ مرہم عیسیٰ

حکیم محمد حسین بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پردال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۲ خالص ممیرا فی ماشہ ۵ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب احاطہ

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرا کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ یا پرال اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کو مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لایق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ ل۔ ایم سانگل صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ام وبوی عمرہ ۱۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین ذرہ ذرہ دانے نکلے ہوے تھے اور پردال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھی ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی مین فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی مین دہاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مینے ممیرے کے سرمہ کا جوکہ سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید مبارک شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۵ء مین جمع کیا گیا ہے۔